(آخری قسط)

پروفیسر محمد یونس میو*

# فقہ اسلامی کے ماخذ اور ان کے قرآنی دلائل

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه [111]۔ اس آیت کریمہ میں تمام مہاجرین وانصار کے ایمان، ان کے اعمال کی قبولیت اور ان کی عظمت وفضیلت کو صراحۃً بتلا کر رہتی دنیا تک صحابہ کرام کا مقتدا اور رہبر اور معیار حق ہونا واضح کر دیا اور بتلا دیا کہ اگر کوئی سچے دل سے ان کی اتباع کرے گا اسے بھی یہ نعمت مل سکے گی [112]۔

وعد الله الذين امنوا منكم وعملو الصلحت ليستخلفنهم فی الارض كما استخلف الذين من قبلهم [113] یہ آیت خلفاء راشدین کی خلافت اور مقبولیت عند اللہ کا ثبوت ہے [114] علامہ شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے کہ اس آیت استخلاف سے خلفائے اربعہ کی بڑی بھاری فضیلت ومنقبت نکلتی ہے [115]۔

قرآن حکیم میں ان آیات کی کمی نہیں ہے جن میں صحابہؓ کو کسی نہ کسی حوالہ سے معیار حق اور حجت قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ قانون سازی میں صحابہ کرام کے اقوال وافعال سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ انبیاء کرام تو معلوم ہیں لیکن غیر معصوم لوگوں میں صحابہ کرام ہی کا واحد گروہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے جنتی قرار دیا ہے اور رضا الٰہی کا سرٹیفکیٹ عطا فرما دیا ہے [116]۔

مختصر یہ کہ قانون وتشریع میں ان صحابہؓ (مہاجرین وانصار) کے اقوال کو فقہا نے نہایت اونچا درجہ دیا ہے وہ کہتے ہیں ''صحابہؓ کے اقوال حجت ہیں ممکن ہے رسول اللہ سے سنا ہو اور صحبت کی برکت سے ان کی اصابت رائے کی زیادتی میں تو کوئی شبہ نہیں ہے'' [117]۔ صحابہ کو یہ مقام اس لئے حاصل ہوا ہے کہ ''ان کے اکثر اقوال زبان رسالت سے سنے ہوئے ہیں، اگر انہوں نے اجتہاد بھی کیا ہے تو انکی رائے درست ہے [118]''۔ دین میں ان کو تقدم حاصل ہے، ان کو خیر القرون کا زمانہ میسر آیا ہے [119]۔

<u>عرف وعادات:</u> عرف وعادت دونوں لفظ ہم معانی ہیں۔ عادت یا رواج کی یہ تعریف کی جاتی ہے۔ ''وہ طریقہ تمام لوگوں میں یا ایک فرقے میں مروج ہو وہ عادت یا رواج کہلاتا ہے، بشرطیکہ وہ رواج روزمرہ میں ذوق سلیم پر گراں نہ گزرتے ہوں۔ پسندیدہ ہوں اور لوگوں میں ان کو مقبولیت کا درجہ حاصل ہو [120]۔ فقہا کا اجماع اس امر کی دلیل ہے کہ امور شرعیہ میں رواج میسر ہے اور یہ اجماع اسلام کے سابقہ فیصلوں پر مبنی ہے۔ جیسے صحابہؓ کا قول : ''ما راه

المسلمون حسنا فهو عند الله حسن "[۱۲۱]۔ یعنی جو بات عام مسلمانوں کے نزدیک اچھی ہے وہ خدا کے نزدیک اچھی ہے[۱۲۲]۔ عرف عام کے ساتھ حقیقت ترک کر دی جاتی ہے یعنی اگر کسی لفظ کے حقیقی معنی کی بجائے اس کے دوسرے معنی مشہور ہو جائیں تو مشہور معانی کا اعتبار کیا جائے گا نہ کہ حقیقی معنی کا اس پر ایک مثل ہے "غلط مشهور خير من صحيح مهجور" یعنی جو غلط بات مشہور ہو جائے وہ اس صحیح بات سے بہتر ہے۔ جو ترک کر دی گئی ہو"[۱۲۳]۔

دلائل قرآنی: رواج کی بنیاد پر احکام و فیصلوں کی صورتیں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً اگر کسی تاجر نے کوئی چیز بغیر یہ بات طے کئے فروخت کر دی کہ قیمت بیع کے وقت ادا کرنی ہے یا بعد میں اور تاجروں میں یہ رواج ہو کہ قیمت ہفتہ وار قسط کے حساب سے لی جائے تو خرید و فروخت کا معاملہ اسی رواج کے مطابق قرار پائے گا[۱۲۴]۔ اسی طرح اگر کسی نے مزدوری پیشہ لوگوں جیسے دلال، حمال یا بڑھئی میں سے کسی کو مزدوری طے کئے بغیر کام میں لگا دیا گیا تو مزدور مروجہ مزدوری کا مستحق ہوگا[۱۲۵] مولانا محمد تقی امینی نے اپنی کتاب "احکام و شرعیہ میں حالات و زمانہ کی رعایت" میں مفصل بحث کی ہے۔ مزید تفصیل کتاب مذکورہ سے ملاحظہ فرمائی جائے۔ "عرف و عادات" کے اس عنوان کو قرآنی کی اس آیت کی تفسیر پر تمام کیا جاتا ہے۔ خذ العفو و امر بالعرف و اعرض عن الجاهلين[۱۲۶]

بعض علماء کرام نے موضوع زیر بحث کے پس منظر میں اس آیت کے حوالہ سے لکھا ہے "عفو و درگزر سے کام لیجئے عرف کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے نہ الجھیئے" یعنی عرف میں مفسرین کے نزدیک تمام عقلی اور اچھی باتیں داخل ہیں۔ عرف کی تعریف میں بھی یہ چیز شامل ہے۔ اسی شرح کی روشنی میں آیت زیر بحث پر غور کیجئے تو قرآن سے عرف و عادت کے قانون سازی کے مرحلہ میں عمل دخل کا ثبوت میسر آ جاتا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے "بیان القرآن" میں اس آیت پر عربی و اردو میں حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔

"اس میں لوگوں کے ساتھ تسامح اور ان کو شفقت سے تعلیم اور جاہلوں کے ساتھ علم کرنے کی تعلیم ہے حضرت جعفر صادق کا ارشاد ہے اس سے زیادہ کوئی آیت اخلاق کی جامع نہیں[۱۲۷]۔ مولانا شبیر احمد عثمانی "عرف" کا معانی "نیک کام" کا کیا ہے[۱۲۸]۔ گویا اس آیت میں یہ تلقین موجود ہے کہ لوگوں سے نرمی کا سلوک کریں اور معروف و اچھے کاموں کی ترویج کرتے ہوئے جاہل لوگوں سے اعراض کریں۔

ملکی قانون: فقہ اسلامی کے ماخذ میں "ملکی قانون" بھی داخل ہے۔ قرآن و سنت سے اس کے ثبوت کی دلیل وہی آیات ہو سکتیں جو عرف و روایات کے ذیل میں بیان کی گئی ہے۔ اس بحث میں ایک بنیادی نکتہ یہ ہے کہ دعوت الٰہی کے اہم مقاصد میں رسول معروف کا حکم دیتا ہے۔ اور معروف کے عموم میں وہ ملکی قانون بھی داخل ہے جو اسلامی اصول کے موافق ہو اور شرع اور عقل کے خلاف نہ ہو۔ امت کے مشن میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو

مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف (۱۳۰)۔ اس آیت کی بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ امت مسلمہ نے فرمانِ خداوندی پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ اچھے رسوم وقوانین کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ نیز برے کاموں کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ ''ملکی قانون فقہ اسلامی کی تشکیل میں ایک اور طریقہ سے معاون ہوسکتے ہیں کہ پیش آمدہ مسائل کو قرآن وحدیث کے علاوہ تاریخ قانون وفتاویٰ کی روشنی میں بھی دیکھ لیا جائے ۔اگر ذخیرہ قانون اور قاضیوں کے فیصلوں میں اس نوعیت کا کوئی حوالہ موجود ہو تو اس میں قواعد شریعت کے مطابق تبدیلی سے قانون سازی کا محل آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔ یوں بھی ہماری عدالتیں اس ماخذ سے کام لیتی ہیں۔ قاضی اور وکلاء حضرات کے لئے پہلے سے موجود مثالیں بڑی مددگار ثابت ہوتی ہیں اور عدالت ان کے اس موقف کو ہمدردی سے سننا پسند کرتی ہے۔

---

# حواشی

۱۔ ڈاکٹر صبحی محمصانی ''فلسفہ شریعت اسلام'' مترجم مولوی محمد احمد رضوی' مجلس ترقی ادب' لاہور' طبع ششم جون ۱۹۸۱ء ص ۱۴۵

۲۔ علامہ محمد اقبال' تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ' مترجم سید نذیر نیازی' بزم اقبال' لاہور' طبع سوم مئی ۱۹۸۸ء ۲۵۶

۳۔ ایضاً ص ۲۵۹

۴۔ ڈاکٹر خالد مسعود نے اپنی کتاب میں ''اقبال کا تصورِ اجتہاد'' میں اجماع اور قیاس کو ماخذ فقہ کی بجائے مواد فقہ کہا ہے' ملاحظہ ہو ڈاکٹر صاحب کی مذکورہ کتاب مطبوعہ ''مطبوعات حرمت' راولپنڈی' طبع اول' ۱۹۸۵ ص ۱۷۱

۵۔ مولانا شاہ جعفر ندوی پھلواری' 'مقام سنت'' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور' اشاعت سوم' ۱۹۸۴ء ص ۹۰

۶۔ صبحی صالح ''علوم الحدیث'' مترجم غلام احمد حریری' ملک سنز' فیصل آباد' بار سوم ۱۹۸۱ء ص ۲۰

۷۔ ڈاکٹر پروفیسر خالد محمود' آثار الحدیث دار المعارف' لاہور' اشاعت اول ۱۹۸۵ء ص ۳۴

۸۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ ''سنت کی آئینی حیثیت''' اسلامک پبلیکشنز' لاہور' اپریل ۱۹۸۶ء ملاحظہ ہوں سنت کی بحث سے متعلقات' نیز ملاحظہ ہو' سنت کے ماخذ قانون ہونے پر امت کا اجماع۔

۹۔ مولانا محمد فہیم عثمانی نے اپنی کتاب ''حفاظت و حجیت حدیث میں' حدیث کی اصطلاح کا عام طور پر استعمال کیا ہے' کسی خاص حصہ سے متعلق بحث نہیں ہے پوری کتاب کا یہی عالم ہے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو کتاب مذکورہ کا ایڈیشن مئی ۱۹۸۹ مطبوعہ دار الکتب' لاہور۔

۱۰۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ' ''خطبہ تاریخ حدیث شریف'' شمولہ'' خطبات بہاولپور'' ادارہ تحقیقات اسلامی' اسلام آباد' اشاعت سوم ۱۹۹۰ ص ۴۷

۱۱۔ خطبات بہاولپور' ص ۴۶　　۱۲۔ سنت کی آئینی حیثیت' ص ۸۵ پر حاشیہ

۱۳۔ تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ' ص ۲۶۳　　۱۴۔ اقبال کا تصور اجتہاد' ص ۱۷۶ تا ۱۸۵

۱۵۔ علامہ اقبال کا یہ زمان کہ امام اعظمؒ نے احادیث سے اعتنا نہیں کیا۔ محل نظر ہے' اس بارے میں فقط دو حوالہ جات پر اکتفا کیا جاتا ہے' جن میں امام موصوف کی ''محدثانہ حیثیت'' پر بحث کی گئی ہے' اول'' مولانا محمد علی کاندھلوی کی امام اعظمؒ اور علم احادیث'' مطبوعہ انجمن

دار العلوم شہابیہ' سیالکوٹ' اشاعت اول اپریل ۱۹۸۱ء۔ دوسرا بڑا حوالہ ''انوار الباری شرح بخاری'' کا ہے' جو علامہ انور شاہ کشمیری کے افادات پر مشتمل شرح بخاری ہے' یہ شرح آپ کے داماد مولانا سید احمد بجنوری نے مرتب کی ہے اور مکتبہ ناشر العلوم بجنور سے متعدد بار شائع ہوئی۔ پاکستان میں یہ شرح مکتبہ'' تالیقات اشرفیہ' ملتان سے چودہ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

۱۶۔ تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ' ص ۲۶۴' ۲۶۵

۱۷۔ پروفیسر محمد منور' برہان اقبال' اقبال اکادمی' لاہور ۱۹۸۷ء ص ۲۰۶

۱۸۔ سورۃ آل عمران۔ آیت ۱۶۴ ۱۹۔ سورۃ البقرہ۔ آیت ۱۲۹

۲۰۔ مولانا محمد تقی عثمانی' ''حجیت حدیث'' ادارہ اسلامیات' لاہور' طبع اول اگست ۱۹۹۱ء ص ۱۱

۲۲۔ سورۃ آل عمران۔ آیت ۱۳۲ ۲۳۔ سورۃ النساء آیت ۵۹

۲۴۔ سورۃ النساء آیت ۶۵ ۲۵۔ سورۃ الاحزاب' آیت ۳۶

۲۶۔ سورۃ الحشر آیت ۷

۲۸۔ پروفیسر سعید احمد اکبر آبادی۔ ''فہم قرآن'' ادارہ اسلامیات' لاہور' اشاعت اول' جنوری ۱۹۸۲ء ص ۸۰

۲۹۔ سورۃ آل عمران' آ۔ ت ۳۱

۳۰۔ امام راغب اصفہانی۔ ''مفردات قرآن'' مترجم محمد عبداللہ فروز پوری' شمس الحق' لاہور' ۱۹۸۷ء جلد اول' ص ۱۹۱

۳۱۔ فیروز اللغات' فیروز سنز' لاہور' ۱۹۸۳ء ص ۷۰ ۳۲۔ فلسفہ شریعت اسلام ص ۱۷۷' ۱۸۰

۳۳۔ فلسفہ شریعت اسلام ص ۱۸۰ ۳۴۔ تشکیل جدید الٰہیات' اسلامیہ ص ۲۶۷

۳۵۔ سورۃ النساء' آیت ۱۱۵

۳۶۔ مفتی محمد شفیعؒ' معارف القرآن' ادارۃ المعارف' کراچی' ستمبر ۱۹۹۰ء جلد دوم ' ۵۴۶۔۴۷

۳۷۔ فلسفہ شریعت اسلام' ص ۱۷۸ ۳۸۔ معارف القرآن' جلد دوم' ص ۵۴۷

۳۹۔ سورۃ النساء' آیت ۵۹ ۴۰۔ معارف القرآن۔ جلد دوم ص ۴۵۰

۴۱۔ سورۃ البقرہ' آیت ۱۴۳ ۴۲۔ فلسفہ شریعت اسلام' ص ۱۷۸

۴۳۔ معارف القرآن' جلد اول' ص ۳۷۲ ۴۴۔ معارف القرآن' جلد اول' ص ۳۷۳

۴۵۔ سورۃ آل عمران' آیت ۱۱۰ ۴۶۔ سورۃ آل عمران۔

۴۷۔ فلسفہ شریعت اسلام' ص ۱۷۸ ۴۸۔ معارف القرآن' جلد دوم' ص ۱۳۰

۴۹۔ سورۃ التوبہ' آیت ۱۱۹ ۵۰۔ تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ' ص ۲۷۱

۵۱۔ فلسفہ شریعت اسلام' ص ۱۸۳ ۵۲۔ تشکیل جدید الٰہیات اسلامی' ص ۲۷۴

۵۳۔ ملاحظہ ہو'' معارف القرآن'' جلد ہشتم' ص ۳۵۸' ۳۶۳ ۵۴۔ سورۃ الحشر' آیت ۲

۵۵۔ عمار ناصر'' فقہ اسلامی کے ماخذ قرآن مجید کی روشنی میں'' مسئولہ ''الشریعہ'' جلد ۱۲' شمارہ ۳ (مارچ ۲۰۰۱) ص ۲۴

۵۶۔ ''معارف القرآن'' جلد ششم ص ۶۹۴ ۵۷۔ سورۃ العنکبوت' آیت ۴۳

۵۸۔ فلسفہ شریعت اسلام' ص ۱۶۸ ۵۹۔ سورۃ الانعام' آیت ۱۴۶

۶۰۔ فقہ اسلامی کے ماخذ قرآن مجید کی روشنی میں''الشریعہ جلد ۱۲' شمارہ '۳' ص ۲۴

۶۱۔ سورۃ المائدہ 'آیت ۳

۶۲۔ فقہ اسلامی کے ماخذ قرآن مجید کی روشنی میں''الشریعہ' جلد ۱۲' شمارہ ۳' ص ۲۵

۶۳۔ تاریخ اصول فقہ واجتہاد' (خطبہ) مسمولہ'' خطبات بہاولپور'' ص ۱۳۵' ۱۳۶

۶۴۔ فلسفہ شریعت اسلامی' ص ۲۰۲　　۶۵۔ خطبات بہاولپور' ص ۱۲۵　　۶۶۔ سورۃ الزمر آیت ۱۸

۶۷۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی' تفہیم القرآن' ادارہ ترجمان القرآن' لاہور' اشاعت پنجم' اپریل ۱۹۸۵ء' جلد ۴۔ ص ۳۶۶

۶۸۔ فلسفہ شریعت اسلام' ص ۲۰۷　　۶۹۔ فلسفہ شریعت اسلام' ص ۲۰۸

۷۰۔ سورۃ النور۔ آیت ۳

۷۱۔ ترجمہ مولانا شاہ اشرف علی تھانوی' بیان القرآن' مکتبہ الحسن' لاہور' سن ندارد' جلد ۲' ص ۲۶۵

۷۲۔ فقہ اسلامی کے ماخذ قرآن مجید کی روشنی میں (مطبوعہ الشریعہ'' جلد ۱۲' شمارہ ۳' ص ۳۱

۷۳۔ فلسفہ شریعت اسلام' ص ۲۰۴　　۷۴۔ الشریعہ' جلد ۱۲' شمارہ '۳' ص ۲۵' نیز ملاحظہ ہو

۷۵۔ مولانا محمد تقی امینی'' احکام شرعیہ میں حالات وزمانہ کی رعایت'' اسلامک بک کارپوریشن' اسلام آباد' اشاعت اول' ۱۹۹۲ء' ص ۲۸

۷۶۔ ایضاً' ص ۲۹　　۷۷۔ فلسفہ شریعت اسلام' ص ۲۰۴

۷۸۔ 'احکام شرعیہ میں حالات وزمانہ کی رعایت'' ص ۱۲۶' ۱۲۷' ۱۲۸

۷۹۔ سورۃ البقرۃ' آیت ۱۵۸　　۸۰۔ سورۃ النساء 'آیت ۲۸　　۸۱۔ سورۃ المائدۃ' آیت ۶

۸۲۔ سورۃ النساء' آیت ۱۱　　۸۳۔ سورۃ البقرۃ' آیت ۱۷۳　　۸۴۔ سورۃ البقرۃ' آیت ۱۷۹

۸۵۔ سورۃ البقرۃ' آیت ۱۷۸　　۸۶۔ سورۃ البقرۃ' آیت ۲۳۳　　۸۷۔ سورۃ الانفال' آیت ۶۶

۸۸۔ فلسفہ شریعت اسلام' ص ۲۱۱

۸۹۔ ''فقہ اسلامی کے ماخذ قرآن مجید کی روشنی میں'' (مضمون) مطبوعہ الشریعہ' جلد ۱۲' شمارہ ۳۔ ص ۲۳

۹۰۔ سورۃ انعام' آیت ۹۰　　۹۱۔ ''معارف القرآن' جلد سوم' ص ۳۹۵

۹۲۔ سورۃ نحل' آیت ۱۲۳　　۹۳۔ معارف القرآن' جلد پنجم' ص ۴۱۷

۹۴۔ معارف القرآن' جلد سوم' ص ۳۹۵　　۹۵۔ سورۃ مائدۃ' آیت ۴۵

۹۶۔ بیان القرآن' جلد اول' ص ۳۸۴　　۹۷۔ معارف القرآن' جلد سوم' ص ۱۶۲

۹۸۔ سورۃ البقرۃ' آیت ۵۴　　۹۹۔ معارف القرآن' جلد اول' ص ۲۲۷

۱۰۰۔ مولانا محمد حنیف ندوی'' مسئلہ اجتہاد' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور' بار سوم' ۱۹۸۳ء ص ۱۰۷

۱۰۲۔ ایضاً' ص ۱۰۸　　۱۰۳۔ ملاحظہ ہو'' مسئلہ اجتہاد' ص ۱۰۸

۱۰۴۔ شاہ ولی اللہ' حجۃ اللہ البالغۃ' مترجم ابو محمد عبدالحق حقانی' نور محمد آرام باغ' کراچی' سن ندارد' جلد اول ص ۳۳۱

۱۰۵۔ ایضاً' ص ۳۳۲　　۱۰۶۔ سورۃ البقرۃ' آیت ۱۳

۱۰۷۔ حافظ محمد اقبال رنگونی۔'' مناقب صحابہ قرآن کے آئینہ میں'' مطبوعہ ماہنامہ'' بینات'' کراچی' جلد ۵۲' شمارہ ۱۲۔ جولائی ۱۹۹۰ء

ص ۱۷۔ ۱۰۸۔ ایضاً ۱۰۹۔ سورۃ البقرہ آیت ۱۳۷

۱۱۰۔ مناقب صحابہؓ قرآن کے آئینہ میں مطبوعہ ''بینات'' کراچی جلد ۵۲ شمارہ ۱۲ ص ۱۸

۱۱۱۔ سورۃ التوبہ آیت ۱۱۲۔ ''مناقب صحابہ قرآن کے آئینہ میں'' بینات جلد ۵۲ شمارہ ۱۲ ص ۲۸

۱۱۳۔ سورہ النور آیت ۵۵ ۱۱۴۔ معارف القرآن جلد ششم ص ۴۴۱

۱۱۵۔ مولانا شبیر احمد عثمانی تفسیر عثمانی دارالاشاعت کراچی طبع اول ۱۹۹۳ء جلد دوم ص ۱۹۲

۱۱۶۔ مناقب صحابہ قرآن کی آئینہ میں بینات جلد ۵۲ شمارہ ۱۲ ص ۲۷

۱۱۷۔ احکام شرعیہ میں حالات وزمانہ کی رعایت ص ۱۵۸

۱۱۸۔ ایضاً ص ۱۶۰ ۱۱۹۔ ایضاً۔

۱۲۰۔ فلسفہ شریعت اسلام ص ۳۰۱ ۳۰۳

۱۲۱۔ ایضاً ص ۳۰۱۔ (یہ حدیث نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے گمان کیا ہے بلکہ یہ عبداللہ بن مسعود کا قول ہے)

۱۲۲۔ ایضاً ۱۲۳۔ ایضاً ص ۳۰۸

۱۲۴۔ جیسے ہفتے کے روز قیمت ادا کرنے کا رواج شہر بیروت وغیرہ کے تاجروں میں عام ہے)

۱۲۵۔ ایضاً ص ۳۰۷ ۱۲۶۔ سورۃ الاعراف آیت ۱۹۹

۱۲۷۔ بیان القرآن جلد اول ص ۵۴۰ ۱۲۸۔ تفسیر عثمانی جلد اول ص ۵۰۷

۱۲۹۔ معارف القرآن جلد ۴۔ ص ۱۵۷ ۱۳۰۔ سورہ آل عمران آیت

## کتابیات


''قرآن مجید''

اشرف علی تھانوی مولانا بیان القرآن مکتبہ الحسن لاہور سن ندارد جلد دوم

اقبال علامہ محمد ''تشکیل جدید الہیات اسلامیہ'' بزم اقبال لاہور طبع سوم ۱۹۸۸

اقبال رنگونی حافظ محمد ''مناقب صحابہ قرآن کے آئینہ میں'' ماہنامہ ''بینات'' کراتی جلد ۵۲ شمارہ ۱۲

امینی محمد تقی مولانا ''فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر'' قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی اشاعت جدید ۱۹۹۱ء

امینی محمد تقی مولانا ''احکام شرعیہ میں حالات وزمانہ کی رعایت'' اسلاک بک کارپوریشن اسلام آباد ۱۹۹۲

تقی عثمانی مولانا حجیت حدیث'' ادارہ اسلامیات لاہور طبع اول ۱۹۹۱

جعفر ندوی پھلواری مولانا ''مقام سنت'' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور اشاعت سوم ۱۹۸۴

حنیف ندوی مولانا ''اجتہاد'' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور اشاعت سوم ۱۹۸۳

حمید اللہ ڈاکٹر ''خطبات بہاولپور'' ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد اشاعت سوم ۱۹۹۰

خالد محمود ڈاکٹر ''آثار الحدیث'' دار المعارف لاہور اشاعت اول ۱۹۸۵

خالد مسعود ڈاکٹر ''اقبال کا تصور اجتہاد'' مطبوعات حرمت راولپنڈی طبع اول ۱۹۸۵ء

سعید احمد اکبر آبادی مولانا ''فہم القرآن'' ادارہ اسلامیات لاہور اشاعت ۱۹۹۲

شاہ ولی اللہ' حجۃ اللہ البالغۃ' نور محمد اصح المطابع' کراچی' سن ندارد' جلد اول' سن ندارد

شاہ ولی اللہ ''الانصاف فی بیان سبب الاختلاف'' (فقہی اختلافات کی اصلیت) علماء اکیڈمی' لاہور' ۱۹۸۱

شبلی نعمانی' مولانا'' 'مقدمہ سیرت النبیؐ' دارالاشاعت' کراچی' ۱۹۸۵ء جلد اول

شبلی نعمانی' مولانا ''الفاروق'' مکتبہ رحمانیہ' لاہور' سن ندارد۔

شبیر احمد عثمانی' مولانا ' تفسیر عثمانی' تشکیل جدید ڈاکٹر ولی رازی' دارالاشاعت' کراچی' طبع اول ۱۹۹۳ء جلد دوم

شفیع' مفتی محمد ''معارف القرآن'' ادارہ المعارف' کراچی' ستمبر ۱۹۹۸ء ' جلد سوم

شفیع' مفتی محمد ''معارف القرآن'' ادارہ المعارف' کراچی' ستمبر ۱۹۹۸ء ' جلد چہارم

صبحی محمصانی' ڈاکٹر' فلسفہ شریعت اسلام' مترجم' مولوی محمد احمد رضوی' مجلس ترقی ادب' لاہور' طبع ششم' جون ۱۹۸۱ء

عمار ناصر فقہ اسلامی کے ماخذ قرآن کی روشنی میں' ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ' جلد ۱۲' شمارہ ۳

محترم فہیم عثمانی' مولانا'' 'حفاظت و حجیت حدیث'' دارالکتب' لاہور اشاعت دوم' ۱۹۸۹

مودودی' سید ابوالاعلی'' 'تفہیم القرآن' ادارہ ترجمان القرآن' لاہور' ۱۹۸۵ء' جلد پنجم

منور احمد' پروفیسر' برہان اقبال' اقبال اکادمی' لاہور' ۱۹۸۷

---


# معارف ترمذی

**افادات:** شیخ المحدثین حضرت مولانا عبدالرحمٰن کاملپوریؒ

**ترتیب:** حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب' شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ راولپنڈی

''معارف ترمذی'' جامعۃ مظاہر العلوم سہارنپور کے صدر المدرسین حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ کے تدریسی علمی نکات و افادات کا مجموعہ ہے۔ مولانا مرحوم عرصہ ۴۳ سال تک ''ترمذی شریف'' پڑھاتے رہے اور آپکے ہم عصر علماء بالخصوص آپ کے تلامذہ آپ کے طرز تدریس اور انداز افہام و تفہیم کو ممتاز اور منفرد قرار دیتے تھے۔ اسی لئے آپ برصغیر میں اپنے زمانہ میں ''جامع ترمذی'' کے یگانہ استاذ سمجھے جاتے تھے' جن کا اسلوب بیان معارف ترمذی کے صفحات میں موجود ہے' ان علمی جواہرات کو آپ کے صاحبزادے شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب نے نہایت حزم و احتیاط سے قلمبند فرمایا ہے۔ جس سے حدیث کی تشریح میں جامعیت و اختصار کو اس حسین طرز سے جمع کیا گیا کہ مولانا مرحوم کے منفرد تدریسی انداز کی عکاسی ہوتی ہے

02 جلد کل صفحات: 1025 عام قیمت:-/675 روپے **علماء وطلباء ومدارس کیلئے تعداد کے مطابق خصوصی رعایت**

ملنے کے پتے

جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ صدر' راولپنڈی' فون 051-5790027

کتب خانہ رشیدیہ' مدینہ مارکیٹ' راجہ بازار' راولپنڈی' فون 051-5771798

اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن جمشید روڈ کراچی 5۔ فون 021-4927159

مکتبہ حمادیہ' جامعہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک۔ فون 0572-310423